سوال

(649) سر کو ڈھانپنا لباس میں شامل ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سر کو ڈھانپنا لباس میں شامل ہے اور کیوں کہ لباس سنت میں شمار نہیں ہوتا اس لیے ٹوپی یا عمامہ وغیرہ کا استعمال بھی ہمارے لیے سنت نہیں بنے گا۔ (ایک سائل) (۱۴جنوری ۱۹۹۴ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

راسخین فی العلم واقعی اس بات کے قائل ہیں کہ لباس عادات سنن میں سے ہے۔ چنانچہ شیخ خیر الدین وائلی مسئلہ پگڑی پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

'وہی لیست سنة تعبدیة امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہا بل ہی مجردسنة من سنن العادات' (کتاب المسجد فی الاسلام، ص:۲۱۴)

''یعنی پگڑی پہننا تعبدی عبادت نہیں کہ رسول اللہﷺ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہو بلکہ یہ تو محض عادات سنن میں سے ایک سنت ہے۔''

نیز علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'والصواب ان افضل الطرق طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی سنہا وامر بہا ورغب فیہا وداوم علیہا وہی ان ہدیہ فی اللباس ماتیسر من اللباس' (زادالمعاد:۱/۳٦)

''درست بات یہ ہے کہ سب سے افضل ترین طریق رسول اللہﷺ کا طریق ہے جو آپ نے مقرر فرمایا، اُس کا حکم دیا، اس میں رغبت کی اس پر مداومت کی، وہ یہ ہے کہ لباس میں آپ کا طریقِ کار یہ تھا کہ جوشئے آسانی سے یسر آتی پہن لیتے۔''

اس کے باوجود اگر کوئی شخص آپﷺ کی پیروی میں آپ کے لباس کی پسندیدہ صورتوں میں سے کسی صورت کو اختیار کرتا ہے تو وہ اپنی نیت کے اعتبار سے ماجور ہے۔ (ان شاء اللہ) مثلاً کسی نے رسول اللہﷺ کے انداز کی پگڑی پہنی، بہ نیت اتباعِ رسول۔ یہ آدمی مستحق اجروثواب ہے لیکن دوسرا شخص اپنے ماحول کے اعتبار سے غیر انداز اختیار کرتا ہے تو یہ بھی جائز ہے، بشرطیکہ اس سے غیر مسلموں کی مشابہت مقصود نہ ہو، جب کہ منہی عنہ صورتوں کا مرتکب بنظر شرع مجرم ٹھہرتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

جلد:3،کتاب اللباس:صفحہ:477

محدث فتویٰ